سالانہ رپورٹ

2019-2020

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

پیش کردہ: چیئر مین: ظفر محمود

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت دنیا تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہی ہے، جہاں کورونا نے لاکھوں افراد کی جانیں نگل لی ہیں، وہیں معاشی سرگرمیاں پست ترین سطح تک پہنچ چکی ہیں۔ بیشتر کاروبار مکمل دیوالیہ ہوگئے ہیں۔WTI Crude Oil تاریخ میں پہلی مرتبہ منفی سطح پر ٹریڈ ہوا۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک کی جانب سے پیداوار میں خاطر خواہ کمی کے باوجود تیل کی قیمتیں 40 ڈالر فی بیرل تک پہنچ پائی ہیں۔ ایئر لائنز، ہوٹلز، ریسٹورنٹس، شادی ہالز وغیرہ کئی مہینوں سے مکمل بند ہیں یا کم ترین سطح پر چل رہے ہیں۔

پاکستان میں بھی کورونا کے منفی اثرات مرتب ہوئے اور حکومت کو مارچ کے آخری ہفتہ میں ملک بھر میں مکمل لاک ڈاؤن کرنا پڑا۔ اشیائے ضروریہ کے علاوہ تمام کاروبار اور صنعتیں بند کرنا پڑیں جس سے بڑے پیمانے پر بے روزگاری پھیلی۔ اس مشکل صورتحال سے نمٹنے کے لئے حکومت نے تاریخ کا سب سے بڑا Stimulus Package کا اعلان کیا جس کا حجم 1200 ارب روپے تھا۔ اس کے تحت غریب لوگوں میں مالی امداد، چھوٹے کاروباروں کے لئے سپورٹ اور صحت کے لئے رقوم رکھی گئیں۔ حکومت کے بروقت اقدامات کے باعث کورونا کے مریضوں کی تعداد اندازے سے کم رہی اور بہت سی کاروباری سرگرمیاں معمول پر آ گئیں۔

ان مشکلات کے باوجود کورونا نے ملک پر کچھ اچھے اثرات بھی مرتب کئے ہیں۔ حکومت کا صحت کی اہمیت پر توجہ دینا ایک ضرورت بن گیا۔ دنیا کی ڈونرز ایجنسیز کی جانب سے چھوٹے ممالک کے قرضوں کی ادائیگی میں رعایت نے ہمیں کافی ریلیف دیا۔

کورونا کے باعث عمومی طور پر اجناس کی قیمتوں میں کمی آئی جس کا اثر مہنگائی کی شرح پر پڑا اور مہنگائی کی سطح پچھلے سال کے مقابلے میں بہت کم ہوگئی۔ دوسرے ممالک کی طرح پاکستان نے بھی شرح سود میں خاطر خواہ کمی کی۔ باقی ممالک نے تو اس کو صفر کر دیا۔ تاہم پاکستان میں شرح سود تقریباً آدھی ہوگئی جو 13.25 فیصد سے کم ہوکر 7 فیصد پر آ گئی۔ اس میں مزید کمی بھی ہوسکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے صنعتوں کے فروغ کے لے مختلف اسکیمیں متعارف کرائیں جن میں 6 ماہ تک ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کیلئے قرضہ کا اجراء صرف 3 فیصد شرح سود پر کیا گیا جس کی ادائیگی کی شرط دو سال ہے۔ اسی طرح نئی اور موجودہ صنعتوں کی توسیع کے لئے دس سالہ مدت تک کا قرض صرف 5 فیصد شرح سود پر دیا جا رہا ہے۔ شرح سود میں کمی اور نئے قرضوں کا کم شرح سود پر اجراء ملکی صنعت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔

صابن سازی کی صنعت کو کورونا کی وجہ سے فرق نہیں پڑا، بلکہ ہم پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے بار بار ہاتھ دھونے کی تلقین کے باعث صابن کی طلب بڑھی۔ اگر دیکھا جائے تو ہماری صنعت کو اس ماحول میں بہتری ملی۔ اس کے علاوہ ہمارے ممبران نے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف نئی پروڈکٹس جیسے ہینڈ سینیٹائزر وغیرہ متعارف کرائے۔

گزشتہ سال کے دوران پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ سوپ انڈسٹری کو درپیش مسائل پر حکومت سے مسلسل رابطہ رہا۔ ممبران کے انفرادی اور اجتماعی مسائل و مشکلات کے بروقت حل کیلئے جدوجہد جاری رہی اور یہ سب کچھ ممبران کے تعاون سے ممکن ہوسکا، جس کیلئے میں ان کا شکر گزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں بھی یہ اعتماد برقرار رہے گا۔ چند اہم مسائل جن پر پچھلے سال کام ہوا، ان کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سالانہ انتخابات Annual Election

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے سالانہ انتخابات بروز جمعہ مورخہ 27 ستمبر 2019ء بمقام ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی میں منعقد ہوئے۔
ایسوسی ایشن نے تمام ممبران کو الیکشن پروگرام ماہ جولائی کے وسط میں روانہ کیا۔ بعدازاں اجلاس عام کی روداداور ممبران کی لسٹ روانہ کی گئی۔ منیجنگ کمیٹی کی صرف 6 نشستیں خالی تھیں، نومنیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک صرف 6 ممبران کے نومنیشن پیپرز موصول ہوئے لہذا اس طرح منیجنگ کمیٹی کی 6 خالی نشستوں کے لئے 6 امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔
ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013ء کے مطابق تمام ممبران منیجنگ کمیٹی سے نومنیشن برائے عہدیداران طلب کئے۔ نومنیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومنیشن، سینئر وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومنیشن اور وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے صرف ایک نومنیشن موصول ہوا لہذا ایسوسی ایشن کے تینوں عہدیداران بلا مقابلہ منتخب قرار پائے۔ اس دن کی کارروائی کی تفصیل اجلاس عام کی روداد میں موجود ہے۔ اجلاس عام کے بعد الیکشن کے نتائج تمام حکومتی اداروں اور اخبارات کو روانہ کردیئے گئے۔

سالانہ عشائیہ Annual Dinner

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کا سالانہ عشائیہ کراچی کے مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا جس میں ملائیشیا کے قونصلیٹ جنرل خیرالنضر ان عبدالرحمٰن نے بحیثیت مہمان خصوصی، ریجنل منیجر جوہری منال اور کاروباری برادری کی نامور شخصیات عبدالرشید جان محمد نے بحیثیت مہمانان اعزازی شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے چیئرمین عثمان احمد نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ ملائیشیا وہ ملک ہے جہاں سے سوپ انڈسٹری کے خام مال امپورٹ کئے جاتے ہیں۔ ملائیشیا کے قونصل جنرل کی موجودگی سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اس موقع پر انہوں نے پہلے اپنی ایسوسی ایشن کا مختصر تعارف کرایا اور سوپ انڈسٹری کو درپیش چند مسائل پر روشنی ڈالی۔ سوپ انڈسٹری کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے واشنگ سوپ، ٹائلٹ سوپ، ڈٹرجنٹ پاؤڈر کی سالانہ پروڈکشن کا ڈیٹا، ویلیو ایڈیشن اور سوپ انڈسٹری سے حاصل حکومتی ریونیو کے اعداد و شمار پیش کئے۔ انہوں نے پاکستان ملائیشیا کے مابین تجارتی معاہدوں کا تذکرہ نیز FTA اور PTA کے تحت تجارتی حجم کو اہمیت دیتے ہوئے بتایا کہ سوپ انڈسٹری کے بیشتر خام مال ملائیشیا سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ دونوں ممالک کاروباری شراکت دار ہیں لیکن کاروباری توازن ملائیشیا کے حق میں ہے لہذا ملائیشیا کو چاہئے کہ سوپ انڈسٹری کو زیادہ سے زیادہ مراعات دیں نیز اس بات کا خاص خیال رکھا جائے تاکہ ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران کو ویزہ کے حصول میں دشواری نہ ہو۔ عثمان احمد نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ملائیشیا کے سرمایہ کار پاکستان میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کریں تاکہ پاکستانی مصنوعات کی ملائیشیا کی مارکیٹ میں بہتر رسائی ہوسکے۔
قونصلیٹ جنرل خیرالنضر ان عبدالرحمٰن نے ایسوسی ایشن کے ممبران کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پاکستان کے تمام تاجروں اور خصوصی طور پر گھی، تیل اور صابن کی انڈسٹری کے درآمدکاروں کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ اس کو مزید بہتر بنانے کی کوششوں کو جاری رکھا جائے گا۔ ہماری کوشش ہوگی کہ تمام پام بائی پروڈکس کی سپلائی نہایت مناسب قیمتوں پر کی جائے تاکہ عام صارفین تک اس کی پہنچ ممکن ہوسکے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک کے وزراء کے مابین جلد ہی سودمند مذاکرات ہوں گے تاکہ دونوں اسلامی ممالک کے بزنس مین اور عوام الناس کو اس کا فائدہ پہنچے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان سوپ انڈسٹری کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو جلد دور کیا جائے گا تاکہ سوپ انڈسٹری ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہاں کراچی میں میرے دفتر میں ایک ٹیم موجود ہے، جو انڈسٹری، صنعتوں کی ترقی اور کاروباری برادری کی خدمت کے لئے کام کررہی ہے۔ مہمان اعزازی رشید جان محمد نے چیئرمین سوپ ایسوسی ایشن کی خدمات کو سراہا اور ملائیشین قونصلیٹ جنرل سے درخواست کی کہ وہ سوپ انڈسٹری کے فروغ کے لئے اپنی کوششوں کو بروئے کار لائیں۔ آخر میں ایسوسی ایشن کے نومنتخب چیئرمین ظفر محمود نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ صابن سازی کی صنعت کے حالیہ مسائل کو حل کرانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

بجٹ تجاویز برائے سال Budget Proposals 2020-2021

حسب سابق اس سال بھی NTC ریونیو ڈویژن FBR، انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ، بورڈ آف انویسٹمنٹ، اسمیڈا، فیڈریشن اور کراچی چیمبر کی جانب سے خطوط موصول ہوئے جس میں ان سبھی اداروں نے ہماری ایسوسی ایشن سے بجٹ تجاویز برائے سال 2021-2020ء کے لئے تجاویز طلب کیں۔

ایسوسی ایشن نے تمام ممبران کو بجٹ تجاویز کے لئے سرکلر لیٹر روانہ کئے۔ بعدازاں چند ممبران کی جانب سے تجاویز موصول ہوئیں جنہیں بجٹ تجاویز میں شامل کرلیا گیا۔ بجٹ تجاویز مکمل کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر تمام ممبران کو بھیجی گئیں لیکن کسی ممبر نے تجاویز پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا 24 فروری 2020ء کو بجٹ تجاویز تمام متعلقہ اداروں کو ارسال کردی گئیں۔

وفاقی بجٹ کی تیاری کے حوالے سے یہ امر قابلِ مذمت ہے کہ تاجروں، صنعت کاروں، فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، دیگر شہروں کے پرائم چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور ہماری ایسوسی ایشن سے جو تجاویز موصول ہوئیں، ان پر کسی حد تک عمل کیا گیا مگر بہت سی تجاویز چھوڑ دی گئیں۔

اس سال حکومت نے ٹیرف پالیسی جاری کی اور MoC میں ایک ٹیرف بورڈ تشکیل دیا گیا جس کا مقصد ایک مستقل بنیاد پر ٹیرف اسٹرکچر بنانا تھا تاکہ ملکی صنعت کو ترقی مل سکے۔ اس بورڈ کی صدارت رزاق داؤد صاحب کے پاس ہے جبکہ FBR۔NTC کی چیئرپرسن اور MoC کے سینئر افراد اس بورڈ کے ممبران ہیں۔ انہوں نے مجموعی طور پر وہ خام مال جن کی پیداوار ملک میں نہیں ہوتی، ان کی درآمدی ڈیوٹی زیرو فیصد کردی تاکہ ملکی صنعت فروغ پاسکے۔ اس کے علاوہ خام مال پر ایڈوانس انکم ٹیکس کو بھی 5.5 سے کم 2 فیصد کردیا گیا ہے۔

آئی ایم ایف نے کورونا وائرس کے منفی اثرات کے پیشِ نظر اس سال کا ریونیو ہدف 4800 ارب روپے سے کم کرکے 3900 ارب روپے کردیا ہے اور 21-2020 کیلئے ریونیو کا ہدف 5100 ارب روپے دیا ہے جو اس سال سے تقریباً 30 فیصد زیادہ ہے جو موجودہ معاشی بحران میں حاصل کرنا مشکل لگتا ہے۔ اس موقع پر میں ایف بی آر کی چیئرپرسن نوشین امجد سیلز ٹیکس کے آٹومیٹڈ ریفنڈ نظام FASTER متعارف کرانے کو سراہتا ہوں لیکن ریفنڈ کے نئے نظام میں کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے ایکسپورٹرز کو بقایا سیلز ٹیکس ریفنڈ ملنے میں اب بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ معاشی نقصانات کی وجہ سے پاکستان کی جی ڈی پی میں 1.6 فیصد کمی سے اِس سال منفی 1.57 جی ڈی پی گروتھ اور ریکارڈ مالی خسارہ 9.6 فیصد متوقع ہے۔ آئی ایم ایف، G-20 اور دیگر ڈونرز ایجنسیوں کی طرف سے پاکستان کے قرضوں کی ادائیگی میں مراعات کی وجہ سے 2020 اور آئندہ چند برسوں میں پاکستان کے قرضوں کی ادائیگیوں میں ریلیف ملے گا۔ رواں مالی سال ملک میں بیروزگاری کی شرح 14.7 فیصد اور افراطِ زر کی شرح 7.4 فیصد تک پہنچنے کا امکان ہے۔ EIU کے مطابق پاکستان کی 20-2019 کی منفی معاشی گروتھ 21-2020 میں 2.9 فیصد اور 22-2021 میں 3.4 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ رپورٹ میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے پالیسی ریٹ 13.25 کو اس سال 6.25 فیصد کم کرکے 7 فیصد کی سطح پر لانے کو سراہا گیا ہے جس سے حکومت کو 1500 ارب روپے سالانہ سود کی ادائیگی میں بچت ہوگی۔ 2020 میں ایکسپورٹ میں 10 فیصد جبکہ امپورٹس میں 20 فیصد کمی ہوئی ہے جس کی خاص وجہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں کمی ہے۔ 2020 میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کا 1.6 فیصد جبکہ 2024 میں بڑھ کر 2.5 فیصد متوقع ہے۔ وزیراعظم کے آئی ایم ایف سے منظور شدہ تعمیراتی پیکیج سے نئی ملازمتوں اور معاشی سرگرمیوں میں تیزی کی اُمید ہے لیکن مکانات کی سپلائی کے ساتھ ساتھ حکومت کو ان کی طلب میں بھی اضافہ کرنا ہوگا جس کیلئے مکانات خریدنے کیلئے بینکوں کو کم ترین شرح سود پر قرضے فراہم کرنے ہونگے ورنہ موجودہ معاشی بحران اور مندی میں نئے مکانات کی ڈیمانڈ مشکل نظر آتی ہے۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی اسد عمر کے مطابق پاکستان میں ایک کروڑ 80 لاکھ افراد بیروزگار اور 2 سے 7 کروڑ غربت کی لکیر سے نیچے جاسکتے ہیں اور 10 لاکھ چھوٹے ادارے ہمیشہ کیلئے بند ہوسکتے ہیں۔ معاشی بندش کورونا سے زیادہ مہلک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشیر خزانہ ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ نے آنے والے بجٹ کو کورونا بجٹ کا نام دیا ہے جو موجودہ حالات میں حکومت کیلئے یقیناً ایک بڑا چیلنج ہوگا۔

ٹریڈ آرگنائزیشن Trade Organization

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013ء کے مطابق ایک میٹنگ کا انعقاد مورخہ 24 جون 2019ء کو کیا جس میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے اتفاق رائے سے الیکشن شیڈول کی منظوری دی اور مورخہ 8 جولائی 2019ء کو مذکورہ الیکشن شیڈول تمام ممبران، ٹریڈ آرگنائزیشن اور FPCCI کو روانہ کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ الیکشن کمیشن کے تین ممبران سے سالانہ انتخابات 2020-2019ء کے انعقاد کی منظوری لی۔ الیکشن کمیشن کے ان تینوں ممبران نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے تحریری طور پر ایسوسی ایشن کو آگاہ کر دیا۔ مذکورہ اجلاس میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے الیکشن کمیشن کے تینوں ممبران کے ناموں کا اعلان کیا جو درج ذیل ہیں:

1۔ جناب ایم عمر بھٹی	اللہ دتہ اینڈ سنز، کراچی
2۔ جناب جہانگیر طارق	ٹی۔ جے ایسوسی ایٹ، لاہور
3۔ جناب افتخار احمد	سحر سوپ اینڈ کیمیکلز، کراچی

جیسا کہ آپ لوگوں کے علم میں ہے کہ ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ آرگنائزیشن منسٹری آف کامرس اسلام آباد نے ہماری ایسوسی ایشن کو نیا لائسنس اگست 2008ء کو جاری کیا تھا جس کی مدت تین سال تھی۔ ہماری ایسوسی ایشن نے پہلی بار لائسنس کی تجدید 2011ء میں کرائی۔ تجدید شدہ لائسنس 14 اگست 2014ء تک موثر تھا۔ دوسری مرتبہ لائسنس کی تجدید 12 مئی 2014ء کو کرائی گئی جو کہ 14 اگست 2019ء تک موثر تھا۔ تیسری مرتبہ لائسنس کی تجدید کے لئے ازسرنو جملہ دستاویزات کے ساتھ درخواست مورخہ 13 فروری 2019ء کو روانہ کی گئی۔ موجودہ لائسنس ویسے تو 14 اگست 2019ء تک موثر ہے لیکن ٹریڈ آرگنائزیشن رولز کے مطابق لائسنس کی تجدید کی درخواست تاریخ تنسیخ سے 6 ماہ پیشتر روانہ کرنی ہوتی ہے لہذا ہماری ایسوسی ایشن نے 6 ماہ پیشتر یعنی 13 فروری 2019ء کو درخواست روانہ کی۔ DGTO کی جانب سے ہماری ایسوسی ایشن کو کئی خطوط موصول ہوئے جس میں چند قانونی پیچیدگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ایسوسی ایشن نے تمام خطوط کے تسلی بخش جواب ارسال کر دیئے ہیں۔ الحمدللہ ہماری ایسوسی ایشن کو تجدید شدہ لائسنس 27 ستمبر 2019ء کو موصول ہوا جو 14 اگست 2024 تک موثر رہے گا۔

فیڈریشن کی نومنیشن FPCCI Nomination

ہر سال فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ہماری ایسوسی ایشن کے دو ممبران کے نام برائے نومنیشن کارپوریٹ کلاس اور ایسوسی ایٹ کلاس طلب کرتی ہے۔ فیڈریشن کا لیٹر آنے کے بعد ایسوسی ایشن تمام ممبران کو سرکولیٹ کر دیتی ہے۔ جو ممبران فیڈریشن کی نومنیشن کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ ان کے ناموں کا انتخاب مینجنگ کمیٹی کے ممبران ایک میٹنگ میں باہمی صلاح مشورے سے کرتے ہیں۔ ممبران کے نومنیشن کی مدت یکم جنوری سے 31 دسمبر تک یعنی ایک سال ہوتی ہے۔ سال 2019ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے عثمان احمد اور طاہر زمان کا انتخاب ہوا تھا اور رواں سال 2020ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے جناب تنویر احمد صوفی اور شیخ وسیم احمد کا انتخاب عمل میں آیا۔ ایسوسی ایشن کے یہ منتخب نمائندے ممبران کے اجتماعی مسائل اور مشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، نیز سوپ انڈسٹری کی بقاء کے لئے اپنی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان SECP

تمام ٹریڈ باڈیز کوسالانہ انتخابات کے پندرہ دن کے اندر اپنی ٹریڈ باڈی کے کوائف SECP میں جمع کرانے ہوتے ہیں۔لہٰذا ہماری ایسوسی ایشن نے مورخہ یکم اکتوبر 2019ء کو جملہ دستاویزات بمع فارم بی 27-28-29 سالانہ آڈٹ رپورٹ، ممبر لسٹ بمع چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آڈیٹر کا جاری کردہ رضامندی کا خط برائے سال 2019، سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے رجسٹرار کے آفس کراچی میں جمع کرائے۔

ہماری ایسوسی ایشن کو SECP کے آفس سے ایک خط موصول ہوا جس میں نشاندہی کی گئی کہ آپ کی ایسوسی ایشن نے جو دستاویزات جمع کرائے تھے، ان میں کچھ سقم موجود ہے لہٰذا 31 اکتوبر 2019ء تک مذکورہ دستاویزات درستگی کے بعد جمع کرادیئے گئے۔

ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن

Misdeclaration & Under Invoicing of Toilet Soap

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ صابن سازی کی صنعت کو انواع اقسام کی مشکلات کا سامنا ہے لیکن سوپ انڈسٹری کو جس قدر نقصان ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن سے ہوتا ہے، اِتنا دیگر زیادتیوں سے نہیں ہوتا۔عرصہ دراز سے کمرشل امپورٹرز ٹائلٹ سوپ کی کھلی انڈر انوائسنگ کررہے ہیں۔اس عمل سے جہاں ایک طرف سوپ انڈسٹری متاثر ہوتی ہے تو دوسری جانب حکومتی ریونیو کے اہداف پورے نہیں ہو پاتے۔

مقامی صنعت کیساتھ جاری اس ناروا سلوک کے خاتمہ کیلئے سوپ ایسوسی ایشن یوں تو گاہے بگاہے اپنی کوششوں کو بروئے کار لاتی رہتی ہے لیکن گذشتہ دِنوں ایک منظم اور مربوط مہم چلائی گئی اس سلسلے میں ہم نے نہ صرف ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کی بلکہ ان تمام ممکنہ دروازوں پر دستک دی جن کی بروقت مداخلت اور تعاون سے ہونے والی اس زیادتی کا جلد از جلد خاتمہ ہوسکے۔

سوپ ایسوسی ایشن نے سال 2019ء کے دوران ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کے آفس میں متعدد میٹنگز کیں جس میں ٹائلٹ سوپ مینوفیکچررز کے علاوہ ٹائلٹ سوپ امپورٹرز نے بھی شرکت کی۔محکمہ کسٹمز نے ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران اور ٹائلٹ سوپ امپورٹرز کے ساتھ ہونے والی میٹنگز کے بعد جو دوسری رولنگ جاری کی تھی جس میں ٹائلٹ سوپ کی مختلف برانڈز کی درآمدی قیمتوں کا تعین کیا گیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہورہا تھا۔بہت سے کمرشل امپورٹرز انتہائی کم قیمت پر ٹائلٹ سوپ درآمد کررہے تھے۔لہٰذا محکمہ کسٹمز نے متعدد میٹنگز کا انعقاد کیا جس میں کمرشل امپورٹرز کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے شرکت کی۔کسٹمز میں ہونے والی تمام اہم میٹنگز میں ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور کسٹم کمیٹی کے کنوینرشرکت کرتے اور وضاحت کے ساتھ اپنا موقف بیان کرتے رہے لیکن کمرشل امپورٹرز محکمہ کسٹمز سے اصرار کرتے رہے کہ ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین 500 ڈالر فی میٹرک ٹن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ان کا موقف تھا کہ اگر کسٹمز نے ٹائلٹ سوپ کی ویلیو کا تعین زیادہ کیا تو تمام امپورٹ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں شفٹ ہوجائے گی۔یہ امر خوش آئند ہے کہ ٹائلٹ سوپ ویلیوایشن کی تمام میٹنگز میں ملٹی نیشنل ممبران جیسے کولگیٹ پامولیو، یونی لیور، پراکٹر اینڈ گیمبل اور ریکٹ اینڈ بینکسز کے نمائندے شرکت کرتے رہے۔ایسوسی ایشن میٹنگز کے بعد تمام ٹائلٹ سوپ بنانے والی کمپنیوں کو سرکلر جاری کرتی ہے تاکہ وہ ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین کرکے ایسوسی ایشن بھجوائیں اور ہم محکمہ کسٹمز کو آگاہ کریں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ٹائلٹ سوپ کے امپورٹرز اور انڈسٹری دونوں کو افغان ٹرانزٹ ٹریڈ سے نقصان پہنچ رہا ہے۔حکومت کو چاہئے کہ وہ اس ضمن میں بہتر حکمت عملی اختیار کرے اور ATT کو باقاعدہ طور پر چیک کرے تاکہ حکومت کو زیادہ ریونیو ملے اور لوکل انڈسٹری بھی متاثر نہ ہو۔

ٹائلٹ سوپ کی درست ویلیوایشن کے لئے یوں تو متعدد میٹنگز کا انعقاد ہوتا رہتا ہے لیکن 13 نومبر 2019ء کی میٹنگ میں ایسوسی ایشن نے ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین کرتے ہوئے تحریری طور پر اپنا موقف پیش کیا۔ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے ہمارے موقف کو سراہتے ہوئے تین دن بعد ہی ایک اور میٹنگ کال

کی جس میں ایسوسی ایشن کے نمائندوں کے علاوہ کمرشل امپورٹرز نے بھی شرکت کی۔طویل بحث ومباحثے کے بعد جب کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے دونوں اسٹیک ہولڈرز کو مشورہ دیا کہ وہ باہمی میٹنگ کر کے تحریری طور پر محکمہ کسٹمز کو آگاہ کریں تاکہ اس کی روشنی میں ٹائلٹ سوپ کی ویلیوایشن رولنگ جاری کی جاسکے۔ایسوسی ایشن کی کوششوں کے نتیجہ میں ڈائریکٹر ویلیوایشن کے آفس سے 5 دسمبر 2019ءکو ویلیوایشن رولنگ نمبر 1433/2019 جاری ہوئی جو تاحال نافذ العمل ہے۔

پانچویں پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس 2020ء

5th Pakistan Edible Oil Conference PEOC 2020

پانچویں پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس کا انعقاد 10 اور 11 جنوری 2020ءکو ہوٹل موون پک کراچی میں ہوا۔اِس کانفرنس کا اہتمام پاکستان وناسپتی مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ایڈیبل آئل ریفائنر یز ایسوسی ایشن اور ہماری ایسوسی ایشن کے علاوہ ملائیشین پام آئل پروموشن کونسل، ملائیشین پام آئل بورڈ اور انڈونیشین پلانٹیشن اینڈ ریفائنر یز ایسوسی ایشن کے اشتراک سے کیا گیا۔جس میں مقامی ایڈیبل آئل انڈسٹری اور عالمی سپلائرز کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ برطانیہ، جرمنی، امریکہ، ملائیشیا، انڈونیشیا اور انڈیا سے آئے ہوئے معروف مقررین نے اس کانفرنس میں اپنے اپنے مقالے پیش کئے۔اس سال ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے چیئرمین ایسوسی ایشن نے صابن سازی اور اولیوکیمیکلز کی صنعت پر مقالہ پیش کیا اور انہوں نے اس صنعت سے وابستہ مسائل اور ممکنہ مواقع پر روشنی ڈالی۔

کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد بین الاقوامی شہرت یافتہ مقررین سے پاکستان کو ملنے والے خوردنی تیل اور تیل کے بیجوں کے درآمدکنندگان کے لئے مارکیٹ آگہی دینے اور عالمی خوردنی تیل صنعت میں پاکستان کی منظوری کے لئے مثبت پیغام دیئے گئے کہ پاکستان تقریباً سالانہ 25 ملین ٹن خوردنی تیل اور تقریباً 2 ملین ٹن سالانہ تیل کے بیجوں کی درآمد کرتا ہے۔

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی وزیراعظم کے مشیر برائے تجارت رزاق داؤد تھے۔کانفرنس کے پہلے دن صنم ماروی جبکہ دوسرے دن عاطف اسلم نے مہمانوں کو اپنے فن سے محظوظ کیا۔

خوردنی تیل کی صنعت کے عالمی ماہرین نے پاکستان کو چین، بھارت اور متحدہ عرب امارات کے بعد دنیا کی چوتھی بڑی مارکیٹ قرار دیا۔ پاکستان تیل درآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک بن چکا ہے جہاں خوردنی تیل کی امپورٹ، پراسیسنگ اور اسٹوریج کی سہولتوں میں سرمایہ کاری کے مواقع بھی بڑھ رہے ہیں۔خوردنی تیل کی مقامی صنعت نے حکومت پر زور دیا ہے کہ عوام کو ریلیف دینے کے لئے خوردنی تیل کی درآمد پر عائد ٹیکسوں کو مناسب سطح پر لایا جائے۔خوردنی تیل کی صنعت میں اب تک 50 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جاچکی ہے۔ملک میں معاشی سرگرمیاں تیز ہونے اور امن وامان کی صورتحال بہتر ہونے کی وجہ سے خوردنی تیل کی طلب بھی بڑھ رہی ہے اور آئندہ چند سال کے دوران مزید 50 ارب روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔پاکستان ایڈیبل کانفرنس (پی ای او سی)2019ء میں ملائیشیا، انڈونیشیا، برطانیہ، امریکا اور جرمنی سمیت دیگر ملکوں کے ماہرین اور خوردنی تیل کی مقامی صنعت سے وابستہ افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔تقریب کے مہمان خصوصی وزیراعظم کے مشیر برائے صنعت وتجارت وسرمایہ کاری جناب رزاق داؤد نے نمائش کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کہا کہ نمائش بین الاقوامی معیار کے مطابق منعقد کی گئی جس سے پاکستان میں سرمایہ کاری اور بیرونی تجارت بڑھانے کے روشن امکانات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مدد ملے گی۔

پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس کے چیف ایگزیکٹو عبدالرشید جان محمد نے کہا کہ سابقہ بنیادوں پر ایڈیبل کانفرنس کے انعقاد سے عالمی منڈی میں پاکستان کے مقام اور حیثیت کو تسلیم کرانے میں مدد ملے گی۔نیز پاکستانی سرمایہ کاروں اور صنعت سے وابستہ افراد کو عالمی رجحانات اور ٹیکنالوجی کے بارے میں آگہی

فراہم ہوگی۔ پاکستان میں خوردنی تیل کی سالانہ درآمد 2.6 ملین ٹن جبکہ تیل دار بیجوں کی درآمد 2.2 ملین ٹن تک پہنچ چکی ہے۔ خوردنی تیل کی درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تیل دار بیجوں کی کاشت میں اضافے کے لئے زرعی شعبے کو معاونت فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ خوردنی تیل کی درآمد پر 30 فیصد لگ بھگ ٹیکس اور ڈیوٹیاں عائد ہیں جن کو مناسب سطح پر لا کر عوام کو قیمتوں میں ریلیف دیا جا سکتا ہے۔

یقیناً یہ ہماری ایسوسی ایشن کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اس کا نام اس قدر شاندار کانفرنس کے آرگنائزرز میں شامل ہے۔ اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہماری ایسوسی ایشن کے بیشتر ممبران مبارکباد کے مستحق ہیں، جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ ایسوسی ایشن کے اسٹاف نے بھی نہایت جانفشانی، محنت اور لگن سے کام کیا، یہ ایک ٹیم ورک ہے، لہذا سبھی لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ تاہم اس کانفرنس میں ایک نمایاں کمی محسوس کی گئی۔ ہماری ایسوسی ایشن کے ملٹی نیشنل ممبران نے شرکت نہیں کی۔ تمام ملٹی نیشنل ممبران کو اس طرح کی کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، جن کا انعقاد بین الاقوامی سطح پر کیا جاتا ہے۔ ان سے درخواست کی گئی کہ آئندہ سال منعقد ہونے والی کانفرنس میں ضرور حصہ لیں تاکہ ایسوسی ایشن کا امیج مزید اجاگر ہو۔

بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل کرنے والی اس پانچویں کانفرنس میں ہماری ایسوسی ایشن کے تین معزز ممبران کو ایوارڈز دیئے گئے۔

1......لانڈری سوپ ایکسپورٹ کرنے کے لئے مختار سوپ اینڈ اولیو کیمیکل

2......Emerging Brand for Toilet Soap کے لئے انیس برادرز کیمیکل انڈسٹری گوجرانوالہ

3......Emering Brand for Laundry Soap کے لئے اسلام سوپ انڈسٹری (پرائیویٹ) لمیٹڈ، شاہ کوٹ

آٹھ ممبران نے Full Page اور 2 ممبران نے Half Page کے اشتہارات برائے PEOC Booklet بک کرائے اور 4 ممبران نے شرکت کے لئے رجسٹریشن کرائی ہے۔

☆ایسوسی ایشن نے اس سال PEOC 2019 کے لئے مجموعی طور پر 27 لاکھ کا مالی تعاون کیا جو گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سالوں میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں ہماری ایسوسی ایشن مزید بہتری لائے گی۔

ہماری ایسوسی ایشن کے بیشتر ممبران کو PEOC کی اہمیت کا اندازہ ہے، تبھی تو اس کانفرنس میں بھرپور انداز میں شرکت کرتے ہیں۔

آر بی ڈی پام اسٹرین RBD Palm Strearin HS Code 1511.9010

پام اسٹرین صابن سازی کی صنعت کے لئے ایک بنیادی خام مال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خام مال صابن سازی کے لئے نہایت موزوں اور ٹیلو (Tallow) کا متبادل ہے، تاہم پام اسٹرین پر عائد غیر منصفانہ اضافی ڈیوٹی Additional Custom Duty-ACD کے باعث ایسوسی ایشن کے سبھی ممبران کو پریشانی کا سامنا ہے۔ اس ضمن میں متعدد ممبران کی جانب سے خطوط بھی موصول ہوئے جس میں مذکورہ پریشان کن حالات کے پیش نظر ایسوسی ایشن سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد پام اسٹرین پر عائد بلا جواز 7 فیصد ڈیوٹی کا خاتمہ کرائے۔

اس سلسلے میں ایسوسی ایشن کی جانب سے حکومتی عہدیداران کو متعدد خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن میں سے چند کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ پام اسٹرین پر عائد غیر منصفانہ اضافی ڈیوٹی کے خاتمے کے لئے جناب عبدالرزاق داؤد، ایڈوائزر برائے کامرس، جناب عبدالخالق چیئرمین نیشنل ٹیرف کمیشن، محترمہ روبینہ اطہر ممبر نیشنل ٹیرف کمیشن، جناب شبر زیدی چیئرمین FBR، جناب جاوید غنی ممبر کسٹم پالیسی FBR، جناب شہزاد جواد چیف کسٹمز FBR، جناب رضوان بشیر سیکریٹری بجٹ FBR، انجینئر حبیب احمد سیکریٹری ٹیرف FBR، جناب محمد اشرف ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ پالیسی، منسٹری آف کامرس، جناب حماد اظہر منسٹر آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن اور جناب محمد احمد حیدر FPCCI کو خطوط ارسال کئے گئے اور ایسوسی ایشن کے چند ممبران پر مبنی ایک وفد مورخہ 24 فروری 2020ء کو

اسلام آباد گیا اور محترمہ روبینہ اطہر چیئر پرسن نیشنل ٹیرف کمیشن، جناب محمد جاوید غنی ممبر کسٹم پالیسی FBR، فیڈرل سیکریٹری کامرس جناب سردار احمد سکھیرا، سیکریٹری انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن جناب افضال لطیف، سیکریٹری بجٹ FBR، چیف ٹیرف FBR اور سیکریٹری ٹیرف FBR کو ان کے آفس میں جا کر دستی طور پر تحریری تجاویز دی گئیں۔

ہماری انتھک کوششوں اور مسلسل لابی کرنے سے اس سال ہم اپنا یہ دیرینہ جائز مطالبہ منوانے میں کامیاب رہے اور پام اسٹرین پر عائد غیر منصفانہ 7% ایڈیشنل کسٹم ڈیوٹی کو واپس 2% فیصد پر بحال کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اس سے ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران کو بہت بڑا ریلیف ملا ہے۔

ان ایڈیبل ٹیلو Inedible Tallow HS Code 1502.0000

ٹیلو صابن سازی کی صنعت کے لئے ایک بنیادی خام مال کی حیثیت رکھتا ہے جسے عام طور پر لانڈری سوپ بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پہلے ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران امریکہ، آسٹریلیا، برطانیہ و دیگر یورپی ممالک سے ٹیلو امپورٹ کرتے تھے، لیکن بعد ازاں ان ممالک سے درآمد شدہ ٹیلو کی پرائس بڑھ جانے کی وجہ سے ممبران نے یورپی ممالک سے ٹیلو کی امپورٹ بند کردی البتہ کچھ ممبران سعودی عرب، ایران، کویت، لبنان، متحدہ عرب امارات، قطر، فلپائن اور تھائی لینڈ وغیرہ سے ٹیلو امپورٹ کر رہے تھے۔ جسے محکمہ کسٹم 580 ڈالر میں کلیئر کر رہا تھا لیکن انٹرنیشنل مارکیٹ میں لگاتار قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے 580 ڈالر میں کلیئر کرانے پر ممبران کو نقصان کا سامنا تھا۔ اس سلسلے میں ایسوسی ایشن نے ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن اور ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیوایشن کے آفس میں اب تک چار میٹنگز ہو چکی ہیں۔ پہلی میٹنگ 5 نومبر 2019، دوسری 13 نومبر، تیسری 18 نومبر اور چوتھی میٹنگ 7 جنوری 2020ء کو ہوئی۔ دوران میٹنگ ہم نے ٹیلو کا مکمل ڈیٹا فراہم کیا۔ آسٹریلیا، امریکہ اور یورپی ممالک سے ٹیلو کی امپورٹ بند کرنے کے بعد ہمارے ممبران کافی طویل عرصہ تک پڑوسی ملک انڈیا سے ٹیلو امپورٹ کرتے رہے لیکن اگست 2019ء میں انڈیا سے درآمدات پر پابندی عائد ہونے کے بعد ٹیلو کی درآمد پر بھی پابندی عائد ہوگئی۔ انڈیا سے ٹیلو کی امپورٹ بند ہونے کی وجہ سے ہماری ایسوسی ایشن کے کافی ممبران بری طرح متاثر ہوئے کیونکہ انڈیا کے علاوہ دیگر ممالک سے درآمدی ٹیلو پر محکمہ کسٹم حلال سرٹیفکیٹ اور Animal Quarantine سرٹیفکیٹ طلب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ممبران کو آج تک ٹیلو کی کنسائمنٹ کی کلیئرنس میں پریشانی کا سامنا ہے۔ جب انڈیا سے ٹیلو امپورٹ کی جارہی تھی تو ممبئی میں وہاں کی حکومت سے منظور شدہ ایک ٹریڈنگ ہاؤس الانہ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ ٹیلو کی ایکسپورٹ کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ جاری کراتا تھا جسکے باعث ہمارے ممبران کو کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں دشواری نہ تھی۔ انڈیا کے علاوہ کوئی دوسرا ملک ایسا سرٹیفکیٹ نہیں دیتا جو حلال سرٹیفکیٹ اور Animal Quarantine سرٹیفکیٹ کا مسئلہ حل کر سکے لہذا ہمارے ممبران کو حلال سرٹیفکیٹ اور کورنٹائن سرٹیفکیٹ کی غیر موجودگی میں ٹیلو کی کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں دشواری ہونے لگی۔ ایسوسی ایشن کے متعدد اجلاس مینیجنگ کمیٹی میں یہ موضوع زیر بحث آیا۔ بعد ازاں اس سلسلے میں دو خطوط ارسال کئے گئے۔ پہلا خط مورخہ 10 مارچ 2020ء کو سیکریٹری کامرس اور دوسرا خط جناب حماد اظہر منسٹر برائے انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن کو مورخہ 8 اپریل 2020ء کو ارسال کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایسوسی ایشن کے وفد نے اسلام آباد میں 24 فروری 2020ء کو مذکورہ پریشانی کا تذکرہ سیکریٹری کامرس سے بھی کیا اور درخواست کی کہ ٹیلو کی امپورٹ پر حلال سرٹیفکیٹ اور Animal Quarantine کی شرط کو ختم کیا جائے تاکہ ہمارے ممبران بغیر کسی دشواری کے ٹیلو کی کنسائمنٹس کلیئر کرا سکیں۔

ہم امید کر رہے تھے کہ اس ضمن میں ہمیں حوصلہ افزاء جواب موصول ہوگا لیکن مورخہ 3 مئی 2020ء کو منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ (لائیو اسٹاک ونگ) سے ایک خط موصول ہوا جس میں انہوں نے حلال سرٹیفکیٹ کی لازمی شرط کے لئے امپورٹ پالیسی آرڈر 2016ء ایس آر او 237(I)2019 بتاریخ 19 فروری 2019ء کا حوالہ دیا اور Animal Quarantine Certificate کے لئے Animal Quarantine Act 1979 & Rules 1980 کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کیا کہ ٹیلو کی امپورٹ پر ان دونوں شرائط کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے اس جائز حق کو تسلیم کیا جائے اور ٹیلو کی درآمد پر بغیر کسی شرط کے کرنے دی جائے۔

خوشبو Fragrance

ٹائلٹ سوپ، لانڈری سوپ اور ڈٹرجنٹ مینوفیکچرنگ کے لئے خوشبو Fragrance کا استعمال لازمی جزو ہے۔ لہذا ہماری ایسوسی ایشن کے بیشتر ممبران خوشبو امپورٹ کرتے ہیں جسے امریکہ، برطانیہ، انڈیا، نیدرلینڈ، اسپین، سنگاپور اور چائنا وغیرہ سے امپورٹ کیا جاتا ہے۔ Fragrance کی قیمتیں کوالٹی کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ بہت سے ممبران کم قیمت کی خوشبو امپورٹ کرتے ہیں لیکن بہت سے ایسے ممبران جو صابن سازی کے لئے اچھی خوشبو امپورٹ کرتے ہیں، وہ 10 ڈالر فی کلوگرام سے زیادہ بھی ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن نے ہماری ایسوسی ایشن کے ساتھ دو میٹنگز کا انعقاد کیا۔ پہلی میٹنگ 28 جنوری 2020ء اور دوسری میٹنگ 4 مارچ 2020ء کو کسٹم ہاؤس کراچی میں منعقد ہوئی جس میں Fragrance خوشبو کی امپورٹ ویلیو اور اس کے تعین پر تبادلہ خیال ہوا۔ اس سے پیشتر خوشبو کی ویلیوایشن پر متعدد میٹنگز ہوچکی ہیں۔ 27 جنوری 2017ء کو ایڈیشنل کلکٹر اپریزمنٹ MCC کے آفس میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ یہ امر قابل مسرت ہے کہ مذکورہ میٹنگ کے بعد Fragrance کی تمام کنسائمنٹس ایسوسی ایشن کے تصدیقی سرٹیفکیٹ کے ساتھ ڈیکلیئرڈ ویلیو پر کلیئر ہونے لگے۔

ایسوسی ایشن کی سالانہ فیس، تقرری فیس و دیگر سروسز کی فیس میں اضافہ

Increments in PSMA Annual Fee & Other Service Charges

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کا جنرل باڈی اجلاس منعقدہ 27 ستمبر 2020ء میں ممبران کی سالانہ فیس، مینجنگ کمیٹی تقرری فیس، عہدیداران تقرری فیس، فیڈریشن کے لئے نومنیشن فیس، ویزا لیٹر جاری کرنے کی فیس، پرفیوم کنسائمنٹس کی تصدیقی فیس اور ڈرم کنسائمنٹس کی تصدیقی فیس وغیرہ میں اضافہ کئے جانے پر گفتگو ہوئی کہ ایسوسی ایشن کی آمدنی کے ذرائع محدود ہیں جبکہ اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ چھوٹے اخراجات کے علاوہ کئی بڑے اخراجات جیسے پبلک لیجر لندن کی سالانہ سبسکرپشن، دو ریجنل آفسوں کا قیام، ان دونوں آفسوں میں اسٹاف کی تنخواہ اور بجلی، ٹیلیفون کے بل اور بلڈنگ مینٹی نینس چارجز وغیرہ۔ ایسوسی ایشن کے پاس اگر فنڈز نہیں ہوں گے تو جملہ امور کی ادائیگی کیسے ہوگی۔ ایسوسی ایشن کی کارکردگی بڑھانے اور اسے مزید فعال بنانے کے لئے فیس میں اضافے کی درج ذیل تجاویز کو تمام ممبران مینجنگ کمیٹی و دیگر ممبران جنرل باڈی نے اتفاق رائے سے منظور کرلیا۔ یہ اضافہ یکم اکتوبر 2019ء سے نافذ العمل ہوگا۔

1۔ سالانہ فیس آرڈنری ممبر	-/20,000 سے بڑھا کر -/50,000 روپے
2۔ سالانہ فیس ایسوسی ایٹ ممبر	-/10,000 سے بڑھا کر -/25,000 روپے
3۔ ممبر مینجنگ کمیٹی کی فیس	-/20,000 روپے سے بڑھا کر -/50,000 روپے۔
4۔ چیئرمین کی تقرری فیس	-/50,000 روپے سے بڑھا کر -/150,000 روپے۔
5۔ سینئر وائس چیئرمین کی تقرری فیس	-/40,000 روپے سے بڑھا کر -/100,000 روپے۔
6۔ وائس چیئرمین کی تقرری فیس	-/30,000 روپے سے بڑھا کر -/75,000 روپے۔
7۔FPCCI کارپوریٹ کلاس کی فیس	-/50,000 روپے سے بڑھا کر -/150,000 روپے۔
8۔FPCCI ایسوسی ایٹ کلاس کی فیس	-/25,000 روپے سے بڑھا کر -/75,000 روپے۔
9۔ ویزا ریکومنڈیشن فیس	-/1,000 روپے سے بڑھا کر -/2,000 روپے۔

10۔ پرفیوم (Frangrance) کنسائمنٹ کے لئے سرٹیفکیٹ کی فیس 3 ہزار روپے سے بڑھا کر 5 ہزار روپے کردی گئی ہے۔

11۔ ڈرم کنسائمنٹ کے لئے سرٹیفکیٹ کی فیس فی کنٹینر 1000 روپے سے بڑھا کر 1500 روپے کردی گئی ہے۔

لاک ڈاؤن کے دوران سوپ انڈسٹری کے لئے استثنٰی کی کاوشیں

Struggling for Getting Exemption For Soap Industry from Closure During Lock Down

جیسا کہ سبھی کے علم میں ہے کہ حکومت وقت نے کورونا وائرس کو بڑھنے سے روکنے کے لئے ملک میں بیشتر صنعتوں کو بند کر دیا تھا لیکن ہماری ایسوسی ایشن نے وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے درخواست کی کہ سوپ انڈسٹری چونکہ صابن، ڈٹرجنٹ اور ہینڈ سینیٹائزر بناتی ہے لہذا اس انڈسٹری کو اشیائے ضروری کی فہرست میں شامل کر کے استثنٰی دیا جائے اور سوپ انڈسٹری کو لاک ڈاؤن Covid-19 کے نوٹیفکیشن میں فوری طور پر شامل کیا جائے۔ حکومت وقت کو مزید بتایا گیا کہ اس وقت ملک بھر میں کم و بیش 166 فیکٹریاں صابن سازی کر رہی ہیں۔ صابن کورونا سے نمٹنے کے لئے اہم شے ہے۔ اگر لاک ڈاؤن کے دوران سوپ انڈسٹری کو استثنٰی نہ دیا گیا تو وائرس میں اضافہ ہوگا۔ حکومتی عہدیداران سے اپیل کی گئی کہ وہ عوام الناس کو کورونا وائرس سے بچاؤ کے لئے صابن کی صنعت کی تمام سرگرمیوں کو فعال کرنے کے لئے جلد از جلد نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔ اس سلسلے میں جن حکومتی عہدیداران کو خطوط ارسال کئے گئے، ان میں سے چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ کمشنر لاہور ڈویژن، سیکریٹری ہوم ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف سندھ، سیکریٹری منسٹری آف انٹیریئر اسلام آباد، سید محمد علی ڈپٹی سیکریٹری، ہوم ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف سندھ، احمد بلال سیکشن آفیسر ہوم ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب، ڈپٹی کمشنر اسلام آباد، کیپٹل ٹیروٹیری، مشتاق احمد مہر، انسپکٹر جنرل آف سندھ پولیس، افتخار علی شلوانی کمشنر کراچی ڈویژن اور عثمان علی خان کمشنر کوئٹہ ڈویژن وغیرہ۔

اس کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن نے اپنے تمام ممبران کو ایسوسی ایشن کے لیٹر پیڈ پر ایک اجازت نامہ ”To Whom it may Concern“ بنا کر دیا تا کہ وہ اپنی صنعتی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ ہماری کوششیں رنگ لے آئیں اور تمام متعلقہ حکومتی عہدیداران کی جانب سے نوٹیفکیشن جاری ہو گئے اور سوپ انڈسٹری کی تمام صنعتی سرگرمیاں فعال ہو گئیں۔

ہینڈ سینیٹائزر Hand Sanitizer

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ کورونا وائرس سے بچاؤ کے لئے ہینڈ سینیٹائزر کا استعمال زیادہ موثر ہے۔ ڈاکٹرز کی جانب سے اِس عالمی وبا سے بچنے کے لیے کافی احتیاطی تدابیر بتائی جا رہی ہیں جن میں سب سے ایک اہم تدبیر یہ ہے کہ بار بار اپنے ہاتھوں کو دھویا جائے اور بہتر طریقے سے سینیٹائز کیا جائے۔ ہینڈ سینیٹائزر کی اہمیت کے پیش نظر گزشتہ دنوں ایسوسی ایشن کے وفد کی پہلی ملاقات جناب فواد چوہدری منسٹر آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے ان کے آفس میں ہوئی۔ موصوف کو بتایا گیا کہ ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (DRAP) نے گزشتہ دنوں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس کی وجہ سے ہینڈ سینیٹائزر صرف دوا ساز کمپنیوں کو ہی تیار کرنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ ہینڈ سینیٹائزرز کا شمار بھی صابن کی طرح ذاتی نگہداشت کی مصنوعات میں ہوتا ہے اور جس کے لئے کچھ خاص معیار کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) نے پہلے ہی ذاتی نگہداشت کے لئے معیار طے کر رکھے ہیں اور وہ اس کی کڑی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ ان سے درخواست کی گئی کہ ہینڈ سینیٹائزر جیسی شے کو بھی صحت اور صفائی کے زمرے لیتے ہوئے نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔ جناب فواد چوہدری کو آگاہ کیا گیا کہ ہینڈ سینیٹائزر تیار کرنے کے لئے ایتھنول ایک بنیادی خام مال ہے اور جو پاکستان میں وافر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ 5 فیصد سے بھی کم ایتھنول پاکستان میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ 95 فیصد ایکسپورٹ ہوتا ہے۔ دوا ساز کمپنیوں کے علاوہ صابن ساز کمپنیوں کو ہینڈ سینیٹائزر تیار کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد ہینڈ سینیٹائزر ایکسپورٹ کر کے وافر مقدار میں زر مبادلہ حاصل کیا جا سکے۔ ہمیں خوشی ہے کہ حکومت نے ہمارے اس مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے DRAP کا نوٹیفکیشن واپس لے لیا اور یہ معاملہ PSQCA کے حوالے کر دیا۔

میں نے گزشتہ سال کے دوران مختلف مواقع پر بہت سے حکومتی اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں جن میں صابن سازی اوراس سے متعلقہ اشیاء کی بابت مسائل کے بارے میں انہیں آگاہ کیا۔ مذکورہ بالا بیان کئے گئے معاملات کے علاوہ بہت سے دیگر مسائل کے حل کے لئے گاہے بگاہے ملاقاتیں کیں نیز صابن سازی کی صنعت سے وابستہ مسائل کوحل کرایا گیا۔ میرے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن کے بہت سے معزز ممبران وفود کی شکل میں حکومتی عہدیداران سے ملتے رہےاور ہرسطح پر اپنے مسائل اجاگر کئے تاکہ ان کے مسائل سنے اورحل کئے جاسکیں۔

مجھے خوشی ہے کہ ہماری مشترکہ کاوشوں سے اس سال ہم نے بہت سی کامیابیاں حاصل کیں۔ اگر ہم اسی طرح متحد ہوکر چلتے رہےتو وہ وقت دورنہیں کہ آنے والے سالوں میں ہمیں مزید کامیابیاں ملیں گی۔

صابن، ہینڈسینیٹائزر، ڈٹرجنٹ پاؤڈراور دیگر مصنوعات کی مانگ میں موجودہ حالات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ کوروناوائرس کی وجہ سے لوگوں کے لائف اسٹائل میں تبدیلی آئے گی کیونکہ لوگ اب حفظان صحت کے اصولوں پرعمل پیرا ہیں۔ اس کی وجہ سے ہماری صنعت سے وابستہ اشیاء کی طلب میں جواضافہ ہواہے، وہ طویل عرصے تک قائم رہے گا اور ہماری صنعت پراس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

میں تمام ممبران سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی اشیاء کی کوالٹی کومزید بہتر بنائیں نیزان اشیاء کی برآمد پربھی توجہ دیں۔ اس سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن تمام ممبران کی بھرپور معاونت کرے گی۔ میں ذاتی طور پرکسی بھی ممبرکی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار ہوں۔ امید ہے کہ آپ سب اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کاروبارکومزید وسعت دیں گے۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین